سوال

(49) اراضی موقوفہ میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اراضی موقوفہ خصوصاً اراضی موقوفہ للمسجد میں عشر واجب ہے یا نہیں؟ بالدلائل تحریر فرما دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

((عن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ ﷺ عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل و خالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ ﷺ ما ینقم ابن جمیل انہ کان فقیراً فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالداً فقد احتبس اوراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عم اما شعرت ان عم الرجل صنوابیہ متفق علیہ)) (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۴۸)
''یعنی حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقہ پر عامل بنا کر بھیجا، کہا گیا، ابن جمیل، خالد بن ولید، اور عباس نے صدقہ ادا نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل رضی اللہ عنہا نے تو یہی عیب پکڑا ہے، کہ خدا اور رسول نے اس کو (غنیمتوں کے مال سے) غنی کر دیا، اور خالد پر تم خواہ مخواہ ظلم کرتے ہو، اس نے تو اپنی زرہیں، اور سامان جنگ (ہتھیار) گھوڑے اونٹ وغیرہ کو فی سبیل اللہ وقف کر دیا ہے، اور عباس رضی اللہ عنہ کا میرے ذمہ ہے، اور اس کی مثل۔''
اس سے معلوم ہوا کہ وقف میں صدقہ نہیں، اگرچہ یہاں سامان جنگ کا ذکر ہے، مگر وجہ آپ نے یہ بتلائی ہے، پس معلوم ہوا کہ وقف مانع صدقہ ہے، پس زمین بھی اس کے تحت آ گئی، نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر میں جو زمین وقف کی تھی، اس کی آدم کے مصارف کی تفصیل میں انہوں نے عشر کا کوئی ذکر نہیں کیا، ملاحظہ ہو، منتقی مع نیل الاوطار کتاب الوقف وغیرہ اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ وقف میں عشر نہیں، نیز وقف خود ایک قسم کا صدقہ ہے، پس صدقہ میں صدقہ کے کچھ معنی نہیں، اس لیے عشر زکوٰۃ جو بیت المال میں جمع ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کا صدقہ نہیں۔ (عبداللہ امرتسری روپڑی) (تنظیم اہل حدیث جلد ۱۲ شمارہ نمبر ۴۶)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 135